© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

مغربی تہذیب کا سیلاب

مغربی تہذیب کا جو سیلاب ہمارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیے چلا جا رہا ہے، ہم اس کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں؟

اس سیلاب کا مقابلہ اس وقت آپ اس کے سوا کسی اور طرح نہیں کر سکتے کہ اس کے نقصانات پورے دلائل کے ساتھ لوگوں کے سامنے لائیں۔ کیونکہ آپ کے پاس وہ طاقت نہیں ہے جس سے آپ سیلاب کے دھارے کو روک دیں، وہ ذرائع نہیں جن سے آپ بند باندھیں، وہ طاقت نہیں ہے جس سے آپ ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ سکیں جو یہ سیلاب لیے چلے آ رہے ہیں۔ جب یہ طاقت نہیں ہے، یہ ذرائع نہیں ہیں، تو اب آپ جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ نہایت معقول دلائل کے ساتھ ہر اس شخص کو جو اس سیلاب میں بہا جا رہا ہو، بچانے کے لیے اس کو بتائیں کہ اس کے یہ یہ نقصانات ہیں۔ اس کے بعد بہنے والا بہے گا، اور جو بہنا چاہتا ہو، اور بہہ رہا ہو اسے آپ روک نہیں سکتے۔ آپ روک تو اسی کو سکتے ہیں جس کے دل میں برائی کا خوف ابھی کچھ باقی ہے۔ (سیّد ابوالاعلیٰ مودودی)

جہاد اور جہادِ کشمیر

کیا امپیریلزم کے خلاف جنگ، جہاد ہے؟ اگر ہے تو کیسے؟

جہاد فی سبیل اللہ کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے کیا جائے۔ دوسرا جو مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلانے کے لیے کیا جائے۔ تیسرا جو خود اپنے دفاع کے لیے کیا جائے، یعنی کسی مسلمان ملک پر جب کوئی دشمن حملہ آور ہو تو اس کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ مدافعت کریں اور ملک کو دشمن کے قبضے میں جانے سے روکیں۔ اگر ان شکلوں میں پیشِ نظر خدا اور اس کی رضا ہو گی تو جہاد فی سبیل اللہ ہو گا، اور اگر خدا کی رضا پیشِ نظر نہ ہوئی تو جہاد نہ ہو گا۔ محض کسی کے خلاف جنگ چھیڑ دینا جہاد نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے اگر یہ دیکھا جائے کہ امپیریلزم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اندر طغیانی، سرکشی، اپنی حد سے تجاوز اور دوسروں پر زیادتی پائی جاتی ہے، تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ مگر نیت یہ ہونی چاہیے کہ انسان پر سے انسان کی حاکمیت کو ہٹایا جائے اور اللہ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ یہ مقصد ہو گا تو وہ جہاد ہو گا۔ اسلام کے نقطہ نظر سے انسان ہر ایک سے آزاد ہو، مگر اسے خدا کا غلام ضرور ہونا چاہیے۔ انسان اگر خدا کی غلامی سے بھی آزاد ہو جائے تو پھر کسی آزادی کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ (س - ا - م)

کشمیر کی جنگ آزادی کو کس حد تک جہاد کہا جا سکتا ہے؟

پوری طرح! اس کے جہاد ہونے میں کوئی کسر نہیں ہے۔ بس یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ لڑائی میں نیت کیا ہے؟ اگر کفر کے تسلط سے آزاد ہو کر مسلمانوں کی زندگی بسر کرنے کی نیت ہو تو بلاشبہ یہ جہاد ہے۔ لیکن اگر کوئی اور نیت ہو تو پھر یہ جہاد نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ آیا یہ میری راہ میں مجاہد ہیں یا کسی اور کی راہ میں۔ (س - ا - م)

مسئلہ دوسری شادی کا

ایک ضروری اور ایک اہم سوال کرنا ہے۔ میں یہ مانتی ہوں کہ دوسری شادی مرد کے لیے حلال ہے، لیکن میں معلوم کرنا چاہتی ہوں:

۱- کیا ایسا بھی کوئی مسئلہ ہے کہ یہ ضروری ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ بغیر کسی مقصد کے مرد محض شوق کی وجہ سے دو یا زائد شادیاں کریں۔

۲- اگر ایک بیوی ایسے مرض میں مبتلا ہے کہ وہ گھریلو اور ازدواجی تمام معاملات میں شوہر کی ضروریات تو پورا کر سکتی ہے، لیکن وہ زیادہ بچے پیدا نہیں کر سکتی، دوسری شادی کرنے سے اس جوڑے کی محبت اور بہترین ازدواجی زندگی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی، اور دوسری شادی کی پریشانی سے بیوی کی بیماری میں اضافہ یقینی ہے، تو ایسے حالات میں شادی کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا۔

۳- امہات المومنین یا صحابیات میں سے کسی کی کوئی مثال موجود ہے کہ انھوں نے خود اپنے شوہر کی اس کی خواہش یا ضرورت پر شادی کروائی ہو۔

۴- اگر ایک بیوی نسل بڑھانے کے لیے، یا شوہر کی خواہش پوری کرنے کے لیے، اس کی دوسری شادی کروائے تو اس کے لیے کیا اجر ہے۔

۵- نکاح کا مقاصد، نسل بڑھانا ہو، دینی مصلحت ہو، یا شوق یا کچھ اور، جس کے لیے دوسری شادی کی جائے، اس کے فائدے اور نقصانات کیا ہوں گے، جبکہ میاں بیوی کا تعلق مثالی ہے۔

۶- اگر اسلام نے دوسری شادی کے حلال ہونے کے بعد اس کو مستحسن بھی کہا ہے، تو پھر ہمارے معاشرہ میں اس کو اتنا برا کیوں سمجھا جاتا ہے اور خواتین اس کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتیں۔

© rasailojaraid.com